صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 29

بدھ 22 جولائی 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org

email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 22 جولائی 2015ء 5 شوال 1436 ہجری 22 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 165

ہر دروازے پر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر:877)

جمعہ کی اہمیت و فضیلت اور رمضان کے فیوض و برکات کو زندگیوں کا حصہ بنانے کی تلقین

روزانہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں

یہ رمضان، یہ جمعے اور عبادتیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم تقویٰ میں قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الجمعہ کی آیات 10 اور 11 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے ان دنوں سے فیض اٹھایا ہوگا۔ بعض کو نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔ اب یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فیض، برکات روحانی اور تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ آج رمضان کا آخری جمعہ بھی ہے۔ بعض لوگ رمضان کے آخری جمعہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ جمعۃ الوداع ہے اور جو اس میں شامل ہو جاتا ہے، اس کی گزشتہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں، اور سارے سال کی عبادت کا حق اس کو پڑھ کر ادا ہو جائے گا۔ فرمایا کہ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس جمعہ میں شامل ہو جانے کی وجہ سے ہماری زندگی کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا اور نہ یہ کہیں ثابت ہے۔ ہاں اگر ہر جمعہ میں اہتمام سے شامل ہونے والے کے دل میں یہ خیال آ جاتا ہے کہ آج سے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ کمزوری کو دور کروں گا اور آئندہ ہمیشہ جمعہ پر اہتمام سے شامل ہوں گا تو پھر اس جمعہ اور اس دن کی اہمیت ہے بلکہ اس پاک تبدیلی کی وجہ سے یہ لمحہ جس نے ایک پکا ارادہ اس کے دل میں پیدا کر دیا اس کے لئے یہ دن اور لمحہ لیلۃ القدر بن جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیات میں ہے کہ جب جمعہ کے روز نماز کے لئے بلایا جائے تو تجارت کو چھوڑ کر نماز کی طرف آؤ اور جب نماز ادا ہو جائے تو پھر زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے جمعہ پر آنے اور دنیاوی معاملات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس میں صرف جمعۃ الوداع کی طرف نہیں بلکہ ہر جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ایمان کی ضروری شرط ہر جمعہ میں شامل ہونا ہے۔ پھر فرمایا کہ جمعہ پر دیر سے نہیں آنا چاہئے۔ آنحضرتؐ نے جمعہ پر پہلے آنے والے کو ثواب کا مستحق ٹھہرایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بغیر جائز عذر کے صرف سستی کی بنا پر جمعہ چھوڑنا گناہ ہے۔ ہر مومن پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا فرض ہے سوائے چار استثناء کے غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ مجبور اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔ حضور انور نے ان چاروں استثناء کی علیحدہ علیحدہ وضاحت بیان فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک درمیان میں گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک کہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ فرمایا کہ جب کوئی دوسروں کے حقوق دباتا ہے تو پھر اس کی نمازیں بھی ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں۔ پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے گواہی دینے والا ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس دن درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کی ادائیگی سے مادی ترقی بھی ملے گی، کاروبار کرو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو تو یقیناً برکت ڈالی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے لئے کچھ دیر کام کا حرج کرو گے تو تمہارے تمام نقصانات کو پورا کرنے والا وہی ہے، گویا یہ بھی فرما دیا کہ ایک مومن کا دنیا کمانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے۔ پس ان دنیاداری کے کاموں کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو بلکہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ پس آج کا دن اگر اہم بنانا ہے تو یہ سوچ اپنے دل و دماغ میں رکھیں کہ اگلا جمعہ بھی اسی طرح اہم ہے اور جو کمزوریاں تھیں وہ دور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ یہ سوچ ہو گی تو اپنی برائیوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ جن نیکیوں کی ہم کو رمضان میں توفیق ملی ہے ان پر قائم رہتے ہوئے اگلے رمضان کا استقبال کرنے والے ہوں۔ پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے تقویٰ کو حاصل کر لیا ہے کہ نہیں کیا ہم نے کچھ قدم بڑھائے ہیں کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بار بار قرآن کریم کو پڑھو اور برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کر کے ان سے بچو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے اور تقویٰ نیکیوں کی وجہ سے ملے گا۔ بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنے اور نیکیوں کو پورے اخلاص کے ساتھ کرنے کا نام دین ہے۔ پس یہ رمضان اور جمعہ اور عبادتیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم تقویٰ میں بڑھتے چلے جائیں۔ حضور انور نے مشکلات میں گھرے ہوئے احمدیوں کے لئے عمومی طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

☆..........☆..........☆

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس احمد باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹرز صاحبان مورخہ 26 جولائی 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹرز کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرتبہ: مکرم نذیر احمد سانول صاحب

مقام خلافت

حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (النور:57,56)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔

(مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الرقاق باب التحذیر من الفتن الفصل الثالث)

خلافت کے سائے میں محفوظ ہیں ہم
سروں کو ہمارے رداء مل رہی ہے
خلافت کا دامن نہ چھوڑیں گے ہرگز
خلافت سے ہم کو بقا مل رہی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خداتعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 524)

خدا کی صفات کے لوگ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

یہ خدا ہی کا دست قدرت ہوتا ہے جو کہ ایک نبی کا قائم مقام کسی کو بناتا ہے۔ ان پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدلہ دیتا ہے۔ ان لوگوں میں تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کمالات ہوتے ہیں۔ خدا کی کاملہ صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا ان کو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے۔ اگر مزکی ہونا انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا تو عقلمند اور مادی علوم کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر اسی قسم کے لوگ گمراہ خبث ہو کر خدا سے دور چلے جاتے ہیں۔ اس لئے مزکی ہونے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جس میں کشش اور جذب کی طاقت ہو آوے۔

(خطبات نور ص 176,175)

جو رہتے ہیں ہو کر خلافت کے خادم
اترتا ہے ان پر سکینت کا سایہ
کسی کے تغافل سے غمگیں نہ ہوں گے
میسر ہے جن کو یہ شفقت کا سایہ

رحمت کا سایہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

اصل بات یہ ہے کہ پہلے جو باتیں تم خلافت کے متعلق سن چکے ہو وہ تو تمہیں ان لوگوں نے سنائی ہیں جو رہرو کی طرح ایک واقعہ کو دیکھنے والے تھے۔ ...... اس لئے جو کچھ مجھ پر گزرا ہے اس کو میں ہی اچھی طرح سے بیان کرسکتا ہوں۔ دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدارا غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کرسکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں۔

(برکات خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 ص 156)

خلیفہ اللہ بناتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''...... مجھ سے کسی نے پوچھا کہ خلافت سے پہلے کبھی آپ نے سوچا تھا کہ خلیفہ بن جائیں گے؟ میں نے کہا:

No sane person can aspire to this.

کوئی عقل مند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ کوئی سوچے گا کیسے! کوئی احمق ہی ہوگا، پاگل ہی ہوگا جو یہ کہے گا کہ مجھے یہ ذمہ داری مل جائے۔ فرمایا:

خداتعالیٰ کے دربار میں تو ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اور استعداد کے مطابق اس کو پہچاننے والے، اس کے آگے جھکے ہوئے، اس کی حمد کرنے والے، اس کی تسبیح کرنے والے اور اس کے قرب کو حاصل کرنے کی تڑپ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب پیارا شعر فرمایا ہے۔ ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

ہزاروں لاکھوں آدمی خدا کے بندے، خدا کے دربار میں حاضر رہتے ہیں۔ کوئی ایک آدمی یہ سمجھے کہ خدا مجبور ہو گیا میں اکیلا اس کے دربار میں تھا اور اس نے مثلاً میں اپنی مثال لیتا ہوں، اگر میں یہ سمجھوں کہ میں اکیلا تھا اور خدا مجبور ہوا مجھے خلیفہ مقرر کرنے کے لئے یعنی مجھے پکڑے اور خلیفہ مقرر کردے۔ تو میرے جیسا پاگل دنیا میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس بھرے دربار میں خدا نے اپنی مرضی چلائی۔ ہم تو اس وقت یعنی انتخاب خلافت کے وقت آنکھیں نیچی کئے ہوئے اپنے غم اور اپنی فکروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

نیز فرمایا:

یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خداتعالیٰ کسی کام کے لئے چنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ خداتعالیٰ کے اس انتخاب کو غلط کرسکتا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ دینے والا تو وہی خدا ہے...... خدا کے در کے علاوہ آپ کون سی چیز کہاں سے لے کر آتے ہیں؟...... قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے فرمایا ہے...... (یہ یاد رکھیں خصوصائی نسل) کہ انتخاب ہوتا ہے لیکن خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔

(خطبہ فرمودہ 25 اگست 1978ء بمقام لندن)

حمد کے گیت گائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔

(الفضل 28 جون 1982ء)

استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

صالح بنو اور دعاؤں میں لگے رہو تاکہ یہ خلافت کا انعام تم میں ہمیشہ جاری رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ اعزاز قائم رکھنے کے لئے، اگر یہ گزشتہ 97 سال سے کسی خاص ملک کے لوگوں کے حصے میں آرہا ہے یا حضرت مسیح موعود کے خاندان کے حصے میں آرہا ہے تو اس کو قائم رکھنے کے لئے، دعاؤں اور نیک اعمال کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی قوم بھی جو اخلاص اور وفا اور تقویٰ میں بڑھنے والی ہوگی۔ اس علم کو بلند کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ یہ تو حضرت مسیح موعود سے خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ قدرت دائمی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دائمی قدرت کے ساتھ شرائط ہیں۔ اعمال صالحہ۔

اس زمانے کی قدر کو پہچانو اور اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے نیک نمونہ چھوڑو تاکہ بعد کی نسلیں تمہیں محبت اور فخر کے ساتھ یاد کریں اور تمہیں احمدیت کے معماروں میں یاد کریں نہ کہ خانہ خرابوں میں۔

خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ جلسے منعقد ہونا جماعت احمدیہ کے اہم پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے

آج جن ممالک کے جلسوں میں حضرت مسیح موعود کا ایک غلام اور خلیفہ شامل ہوتا ہے اس میں شمولیت کے لئے لوگ دوسرے ممالک سے خرچ کر کے بھی پہنچ جاتے ہیں

ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو

اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعود نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش

یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے

جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے

اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 جون 2015ء بمطابق 5۔احسان 1394 ہجری شمسی بمقام کالسروئے جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ جلسے منعقد ہونا جماعت احمدیہ کے اہم پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ہندوستان کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی قادیان جلسے کے لئے آنا کرایوں وغیرہ کے اخراجات کی وجہ سے بہت مشکل تھا بلکہ بعض کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ سال بھر اس مقصد کے لئے کچھ نہ کچھ جوڑتے رہیں تا کہ جلسہ سالانہ کے لئے زادِ راہ میسر آ جائے۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ دینی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی یافتہ ممالک میں بلکہ بعض ایسے ممالک بھی جہاں جماعتیں بڑھی ہیں جو جلسے منعقد ہوتے ہیں ان میں شامل ہونے والوں کی اپنی سواریوں اور کاروں کی تعداد ہی اتنی ہوتی ہے کہ انتظامیہ کو کار پارکنگ کے لئے جو انتظام کرنا پڑتا ہے وہ بھی ایک محنت طلب کام ہے اور خاص طور پر کرنا پڑتا ہے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جن کے آباؤ اجداد جلسے میں اپنے پر تنگی وارد کر کے اور تکلیف اٹھا کر جاتے ہوں گے۔ بعض حسرت اور خواہش رکھنے کے باوجود کہ ہر سال جلسے میں شامل ہوں لیکن ان کے لئے ممکن نہ ہو سکتا ہوگا۔ لیکن کبھی آپ میں سے کسی نے یہ بھی سوچا ہے کہ اتنی آسانیاں میسر آنے کے بعد، کشائش پیدا ہونے کے بعد جو آپ کو سفر کی سہولتیں اور توفیق ملتی ہے کیا یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے اور ایمان میں بڑھانے کا باعث بنی ہیں؟ کیا جو ایمان ہمارے بڑوں کا تھا اور جو تعلق خدا تعالیٰ سے ان کا تھا اس معیار پر ہم بھی پہنچے ہیں۔ بعض اس زمانے کے بزرگوں میں سے حضرت مسیح موعود کا زمانہ پانے کے باوجود، آپ کو ماننے کے باوجود، خواہش کے باوجود جیسا کہ میں نے کہا ہے مالی روکوں کی وجہ سے سفر کر کے حضرت مسیح موعود تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن آج جن ممالک کے جلسوں میں حضرت مسیح موعود کا ایک غلام اور خلیفہ شامل ہوتا ہے اس میں شمولیت کے لئے لوگ دوسرے ممالک سے خرچ کر کے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ میرے سامنے بھی کئی بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت جاننے کے لئے ایسے لوگ بھی دوسرے ممالک سے شامل ہونے کے لئے آ جاتے ہیں جو ابھی آپ پر ایمان نہیں لائے۔ پس یہ بات جہاں اس لحاظ سے خوش کن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے ہیں اور حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے وہاں ان بزرگوں کی اولادوں کے لئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ ہونے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم اپنے تعلق باللہ، اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں۔ اگر ہمارے خاندانوں میں ہمارے بزرگوں کے نیکی کے معیاروں کے مقابلے میں تیزی سے تنزل ہو رہا ہے تو ہماری حالت قابل فکر ہے۔ ہماری کشائش اور ہماری کُھل بے فائدہ ہے۔ ہم دنیا تو کما رہے ہیں لیکن ہمارا دین کا خانہ خالی ہو رہا ہے اور ایسے حالات میں پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان دنیا کے دھندوں میں غرق ہو کر خدا تعالیٰ سے بالکل ہی تعلق ختم کر دیتا ہے اور یوں خدا تعالیٰ کی نظر سے گر کر

شیطان کی جھولی میں جاگرتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا جلسہ پر آنا صرف ایک رسم بن جاتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہو۔ ہماری کشائش ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہو۔ ہم ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرتے رہنے والے ہوں کہ ہم یا ہماری نسلیں کبھی خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے والے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جماعت کو وسعت مل رہی ہے۔ جماعت دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے، اللہ تعالیٰ جو لوگوں کے دلوں کو کھول کر حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی شمال سے بھی، جنوب سے بھی، مشرق سے اور مغرب سے بھی لوگوں کو توفیق دے رہا ہے، جو لوگ جماعت میں اپنے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے شامل ہو رہے ہیں، اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں وہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرنے والے بھی بنیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے دل کھلیں مزید کھلتے چلے جائیں۔ اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعود نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش۔ یہ تمام باتیں اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالنے اور ایک قربانی کا مطالبہ کرتی ہیں۔

پس یہ جلسہ نہ کوئی دنیاوی میلہ ہے نہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

ذکر الٰہی کے ضمن میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مجالس میں بیٹھنے والوں کا ذکر جا ہے اپنے اپنے رنگ میں ہو رہا ہو الگ الگ انفرادی طور پر ہر کوئی کر رہا ہو جماعتی رنگ رکھتا ہے اور جہاں انسان کی ذات کو اس سے فائدہ ہو رہا ہوتا ہے وہاں جماعتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

پس جلسے کی کارروائی سنتے ہوئے، چلتے پھرتے ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں اور پھر یہ بھی فائدہ ہے کہ جب انسان ذکر کر رہا ہوتا ہے، ایسی مجلس ہوتی ہے تو دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ بھی اپنے ان دنوں کو با مقصد بنانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بے مقصد مجالس لگائی جائیں بے مقصد گفتگو کی جائے ان دنوں کو ہر ایک کو با مقصد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں کی عادت کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بھی کچھ عرصے تک تو رہتا ہے اور اگر انسان کی توجہ رہے تو پھر لمبا عرصہ رہتا ہے۔

پس یہ جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ہے کہ ایک شخص کی دعائیں اسے خود بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں اور جماعت کی مجموعی ترقی کا بھی باعث بن رہی ہوتی ہیں اور اسی طرح دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے اور جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کا باعث بنا رہی ہوتی ہیں۔

پس اپنے ان دنوں کو ہر شامل ہونے والے کو اس طریق پر گزارنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا اور ہم سے توقع رکھی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں اور دوسرے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے بھریں۔ اپنے بھائیوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں۔ یہاں جلسے پر آ کر اگر کسی میں رنجشیں بھی ہیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ لیکن ان تمام راستوں سے گزرنے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ محنت شرط ہے۔ یہ جلسے اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ روحانی ماحول سے، نیکی کی باتیں سننے سے، ذکر الٰہی کرنے سے ہم میں وہ عادتیں مستقل پیدا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں:

''یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اُسے آتا ہے جو اُسے شناخت کرے۔ اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اُس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔''

پھر فرمایا: ''بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، صدقہ و خیرات بھی دیا، مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 229-230۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ ہمارا کام اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگا تو ہم اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ ہمیں دنیاوی تاریکی سے نکل کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ وہ ہماری اصلاح کے لئے اپنے فرستادے، اپنے پیارے بھیجتا رہتا ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مانا جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین کی محبت کے اسلوب سکھائے اور ان پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جنہوں نے ہمیں مخلوق کے حق اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جنہوں نے ہمیں فردی اور اجتماعی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ قومی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ انفرادی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ عملی اور اعتقادی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پس اگر ہم آپ کی بیعت میں آ کر پھر بھی ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے تو ہم اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہے۔ انبیاء آتے ہیں اپنے ماننے والوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے۔ ان کی حالتوں کو بالکل مختلف صورت دینے کے لئے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے کشفاً دکھایا کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ آؤ انسان کو پیدا کریں۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 154 ایڈیشن چہارم 2004ء بحوالہ چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 375-376 حاشیہ)

یہ نئی زمین اور نیا آسمان بنانا اور انسان پیدا کرنا وہ انقلاب ہے جو آپ نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کرنا تھا۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا سب سے بڑھ کر اور کامل اور مکمل اظہار تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آپ نے کس طرح نئی زمین اور نیا آسمان بنایا کہ توحید کے دشمنوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ وہی جو بتوں کو پوجنے والے تھے اور ایک خدا کے انکاری تھے وہ احد احد کہہ کر ہر طرح کے ظلم سہتے رہے۔ جو توحید کے قیام کے لئے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو

بیٹھے لیکن توحید سے انکار نہیں کیا۔ جن کو خدا تعالیٰ کا تصور ہی نہیں تھا ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اس طرح اترا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی مادی کھانے سے زیادہ ان کی غذا بن گئی۔ انہوں نے دن کو روزوں اور راتوں کو نوافل میں گزارنا شروع کر دیا۔ ان کی عورتوں نے بھی عبادت کے شوق اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کے لئے رات کی اپنی نیندوں کو حرام کر دیا اور عبادت کی خاطر اپنی نیندوں کو دور کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنے کی کوشش کی۔ ایک صحابیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے ایک رسّی چھت سے لٹکائی ہوئی تھی جس کو پکڑ لیتی تھیں یا جس کے جھٹکے سے آپ ہوشیار ہو جاتی تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب مایکرہ من التشدید فی العبادۃ حدیث 1150)

ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا معیار یہ تھا کہ اپنی جائیدادیں تک اپنے بھائیوں کو دینے کے لئے تیار تھے بلکہ پیش کیں۔ لیکن دوسری طرف جن کو پیش کی گئی تھیں ان میں بھی ایک انقلاب آ چکا تھا۔ انہوں نے شکریہ کہہ کر کہا کہ یہ تمہاری چیز تمہیں مبارک ہوں۔ ہمیں بازار کا رستہ بتا دو۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب ماجاء فی قول اللہ عز و جل حدیث 2049)

کسی کے محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ خود کما کر کھاؤں۔

سچائی اور ایمانداری کے معیار یہ قائم ہوئے کہ ایک مسلمان سو دینار کا ایک گھوڑا دیہات سے خرید کر لایا۔ جب وہ گھوڑا فروخت کے لئے بازار میں آیا تو دوسرے مسلمان نے کہا کہ یہ گھوڑا بہت اچھا ہے اس کی میرے نزدیک قیمت دو سو یا تین سو دینار ہے۔ مالک کہتا ہے کہ اس گھوڑے کی قیمت سو دینار ہے میں زیادہ رقم کس طرح لے سکتا ہوں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 318)

وہ لوگ جو مال سے محبت کرتے تھے اور زیادہ کمانے کے لئے دھوکے سے بھی مال وصول کر لیا کرتے تھے وہ لوگ سچائی کے اس معیار تک پہنچے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اتنے پیسے کس طرح لے سکتا ہوں۔ تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ایسے اعلیٰ معیار پیش کئے۔ یہ وہ تغیر اور تبدیلی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی۔ پھر عورت کو حقوق دلائے۔ اس کو عزت دلائی۔ اس کی عزت قائم کی۔ اسے معاشرے میں ایک مقام دلایا۔ ایسے معاشرے میں جہاں عورت کی کوئی عزت نہیں تھی یہ بہت بڑی بات تھی بلکہ اب تک ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ اس بارے میں آج کے معاشرہ اور پہلے معاشرہ کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک حقیقت بیان فرمائی ہے۔ آج کا مرد معاشرہ بڑا نعرہ لگاتا ہے کہ ہم نے عورت کو حقوق دیئے اور یہ حقیقت ہے کہ پہلے معاشرے میں مرد عورت کو ستاتا تھا، مارتا پیٹتا تھا اور سمجھتا تھا کہ مار پیٹ جائز ہے اور آج بھی حسب سابق مرد عورت کو ستاتا اور پیٹتا ہے۔ یورپ میں بھی ایسا ہوتا ہے اور دوسرے ممالک جو عورت کی آزادی کے بڑے نعرے لگاتے ہیں ان میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ بعض وکیل میرے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کو پتا ہے کہ ایسے کیس آتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اب مرد یہ کہتا ہے کہ عورت کو ستانا اور پیٹنا جائز نہیں۔ پہلے ستاتا بھی تھا، پیٹتا بھی تھا، مارتا بھی تھا، حقوق غصب کرتا تھا لیکن جائز سمجھ کر۔ اب یہ سب کچھ کرتا ہے اور ساتھ نعرہ لگاتا ہے کہ یہ جائز نہیں۔ عمل وہی ہے لیکن ظاہری اقرار بدل گئے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 316-317)

تو ہر میدان میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا ہوا ہوا نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ جانوروں سے بدتر انسانوں کو انسان بنایا۔ پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ پھر باخدا انسان بنایا۔ (ماخوذ از لیکچر سیالکوٹ دینی خزائن جلد 20 صفحہ 206)

تو یہ ایک عظیم معجزہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آیا۔ ان باخدا انسانوں نے ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنا شروع کر دیا۔ پس یہی نئی زمینیں اور نیا آسمان تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے بنا اور اس زمانے میں آپ کے غلام صادق کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ نئی زمین اور نیا آسمان بناؤ۔ کیا جو حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ...... کے تھے یا جو حالت روحانی اور اخلاقی ان کی تھی وہی حالت اب ہے؟ نہیں۔ بلکہ جو آپؐ کے آنے سے پہلے جہالت تھی وہ جہالت یہاں نئے سرے سے پیدا ہو چکی ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا تھا۔ ایک زمانہ تھا جب ...... نے توحید کی خاطر جانیں دیں۔ ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ اسلام کو پھیلایا اور دنیا میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو گیا۔ لیکن اب (-) توحید کے بجائے قبروں کو سجدے کرتے ہیں۔ مُردوں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ شرک میں مبتلا ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو اب بھی ہے لیکن اب وہ کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے جاننے والے یا ماننے والے اس کا مطلب اور مفہوم نہیں جانتے۔ ان کا (-) ہونا برائے نام ہے۔ ایسے بھی ہیں جو بیشک پانچ دفعہ عبودیت کا ظاہری اقرار کرتے ہیں۔ نماز اور اذان میں توحید کی شہادت دیتے ہیں۔ لیکن حرکتیں مشرکانہ ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 315)

اچھے بھلے بعض پڑھے لکھے لوگ ہیں بلکہ پاکستان میں تو کئی پڑھے لکھے ہیں وزیر سفیر بھی ہیں جو پیروں کے پاس جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ایسا سلوک ہے جس طرح پوجا کی جاتی ہے۔ اکثریت تو نماز ہی نہیں پڑھتی۔ ......

پس ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود کا آنا ضروری تھا تاکہ وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں اور آپ نے ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا بھی دیا۔ ایک مشہور ڈاکو تھا اور دوسرے چھوٹے ڈاکو اور چور وغیرہ اس کو بھتہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ان سے لوگ پوچھتے تھے کہ تم مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتاؤ۔ کوئی نشان تم نے دیکھا؟ تو انہوں نے کہا تم اور کیا نشان پوچھتے ہو میں خود حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہوں اور یہ ثبوت ہوں کہ میری کایا پلٹ کر رکھ دی ہے۔ چوروں سے تعلق کٹ گیا اور ڈاکے ختم ہو گئے اور عبادات میں مشغول ہو گیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 319)

پس آپ نے بھی اس زمانے میں نئی زمین اور نیا آسمان بنایا اور لاکھوں انسانوں کی کایا پلٹ کر بتایا کہ یوں نئی زمین اور نئے آسمان بنتے ہیں۔ آپ نے تو نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کر کے دکھا دیا اور بہت سارے نمونے ہم نے دیکھے۔ ہم نشانات دیکھتے بھی ہیں، سنتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی ہیں۔ اپنے بزرگوں کی حالتوں کو دیکھ کر، ان سے سن کر مزید ایمانوں میں تازگی بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کشف میں نئی زمین اور نئے آسمان بنانے میں آپ کی جماعت کو بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے اب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کی جماعت کا حصہ بن کر آپ کی بیعت میں آ کر ہم کیا کوشش کر رہے ہیں کہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کریں۔ کیا (رفقاء) نے جو (دین) کی حقیقی تعلیم اپنائی اور اس کا اظہار کر کے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا وہ معیار ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے نفسوں میں اتنا تغیر اور تبدیلی پیدا ہو گئے ہیں کہ لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ تو بالکل بدل گئے ہیں۔ انہوں نے نیا آسمان اور نئی زمین بنا ڈالی ہے۔ پس ہم نے اگر اس بات کی دلیل دینی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کس طرح نئی زمینیں اور نیا آسمان بنایا تو اس کا سب سے بڑا ثبوت ہماری ذات ہونی چاہئے۔ توحید کا قیام ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے میں ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہنی چاہئے۔ ہم صرف اعتقادی لحاظ سے حضرت مسیح موعود کو ماننے والے نہ ہوں بلکہ عملی تبدیلیاں بھی ہمارے اندر نظر آئیں اور جیسا کہ میں نے کہا لوگ کہیں کہ یہ تو کوئی بالکل اور انسان ہو گیا۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ اس کی خوبصورت وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے دو قسم کے نشانات ہیں۔ ایک تو وہ جن کا پورا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ دوسرے وہ جن کے پورا ہونے

میں ہمارا بھی دخل ہے اور جو ہمارے ذریعہ سے یا ہمارے واسطے سے پورے ہونے ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ کئی علوم ایسے ہوتے ہیں جن کو نبی سمجھ سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نبی کی ضرورت ہی کیوں ہو۔ حضرت مسیح موعود نے چودہ سو سال بعد ایسی باتیں بتائیں جو موجود تھیں لیکن (-) کو ان کا علم نہ تھا یا صحیح فہم نہ تھا مثلاً تمام مذاہب کی صداقت۔ آپ نے بتایا کہ وہ پیشوا جس کے لاکھوں کروڑوں پیرو ہوں اور پھر ایک لمبا عرصہ ماننے والے اس پیشوا سے ہدایت حاصل کرتے رہے ہوں اس کے پاس ضرور صداقت ہوتی ہے۔ بیشک بعد میں ان کی تعلیم میں تحریف ہوگئی اور وہ مذہب اپنی اصلی حالت میں نہ رہا جس طرح بدھ ہیں، زرتشت ہیں، کرشن ہیں۔ اپنے اپنے زمانے کے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور صداقت کے حامل تھے۔ حضرت مسیح موعود سے پہلے بڑے بڑے بزرگ بھی اگر دوسری قوموں کے بزرگوں کو، ان کے مذہبوں کے سربراہوں کو برا نہیں کہتے تھے تو مشتبہ ضرور تھے۔ تسلی بہرحال نہیں تھی کہ پتا نہیں اصل حقیقت کیا ہے۔ لیکن بہرحال جو لوگ اپنے پیشواؤں کی صحیح تعلیم کو مانتے ہیں دوسروں کی نسبت ان کی حالت بہتر ہے۔ اگر ان کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دنیا بڑی پُرامن ہوسکتی ہے اور ایک نمایاں تبدیلی یہاں نظر آسکتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس جس تعلیم سے اگر برے نتائج نکل رہے ہوں تو وہ بری ہوتی ہے۔ ان تمام پہلے انبیاء کی تعلیم شیطان کے خلاف تھی اور اگر یہ شیطان کی تعلیم ہوتی تو کوئی ان کی پیروی نہ کرتا۔ یہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہ نکتہ قرآن کریم میں موجود تھا لیکن کسی کو اس کا علم نہ ہوسکا یا اس طرح وضاحت نہیں کرسکا۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمایا۔ آج اس کے باوجود کہ (-) حضرت مسیح موعود کے دعوے کے خلاف ہیں لیکن یہی کہتے ہیں اور اس بات کو مانتے ہیں کہ تمام مذاہب کی بنیاد صداقت پر ہے۔ (-) کا ایک بڑا تعلیمیافتہ طبقہ جو ہے دوسرے مذاہب والوں کو کہتا ہے کہ دیکھو ہمارا مذہب کتنا اچھا ہے کہ آپ کے بزرگوں کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتا ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھ جانے کا عقیدہ ہے وہ بھی اکثر (-) میں یا تعلیمیافتہ کہلانے والوں میں نہیں رہا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 317-318)

بلکہ اب تو پاکستان میں تو (-) بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ مسئلہ ختم ہوگیا ہے۔ کوئی نہیں آنا اور کوئی نہیں چڑھا۔ سو حضرت مسیح موعود کی آمد سے جو غیروں کے نظریات بدلے ہیں تو یہ بھی نئی زمین اور نیا آسمان بننے کی دلیل ہیں۔ یہ نشان تو ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پورے ہوئے۔ لیکن نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کی جو دوسری صورت ہے کہ عملاً بھی نئی زمین اور نیا آسمان بنے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں نے پورا کرنا ہے۔ ایک نیا آسمان بنا کر ہم نے اپنے عقیدے میں نہ صرف تبدیلی پیدا کی بلکہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آگئے۔ لیکن دوسری صورت جو نئی زمین بنانے کی ہے اس میں ہماری کوششوں کا دخل ہے۔ صرف اچھا آسمان ہونا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جب تک زمین بھی نئی نہ ہو اور بہتر نہ ہو اور اچھی زمین کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ مومن کا دل زمین کی طرح ہوتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 319)

پس اپنے دلوں کو عقیدے کے لحاظ سے نہیں بلکہ عملوں کے لحاظ سے بھی فائدہ مند بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمارے اعمال کو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے نیک بنائے اور ہمارے ہاتھوں سے زمین کو درست کرے۔ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں طریق بتا دیئے یا حضرت مسیح موعود ہمیں ایک مصالحہ دے گئے اسے کام میں لانا ہمارا کام ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کیا واقعی ہم یہ کام کر رہے ہیں؟

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 318-319)

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے اور بندوں کا حق ادا کرنے کا کام کر رہے ہیں، اگر ہمارے معاملات خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ صاف ہیں اور اس میں امتیازی شان رکھتے ہیں تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود کی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں آپ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

بعض باتوں کی طرف میں توجہ بھی دلاتا ہوں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتائی ہیں۔ ایک بات تو بنیادی ہے کہ قرآن کریم کا ہر حکم ہمارے اندر تبدیلی پیدا کرنے والا ہونا چاہئے اور جس طرح حضرت مسیح موعود نے اس کی وضاحت فرمائی ہے وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان ہمارے اندر بنانے والا ہے اور پھر اس کو اختیار کرکے اس پر عمل کرکے ہم میں سے ہر ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا سکتا ہے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔...... یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 269۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس اس غرض کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے تعلق باللہ کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: ''یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر (دین) کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ (دین) کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 25۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس اس روحانی لڑائی کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی روحانیت کے نئے زمین وآسمان پیدا نہ کریں۔ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان کو شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ اپنے ہر ماننے والے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ روحانیت میں ترقی کرکے شیطان کا مقابلہ کرے اور پھر حقوق العباد کے معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

''اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں، نہ صفات میں، نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ (یعنی اپنے بدلے خود لینے کی کوشش نہ کرو۔) ''جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 164-165۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے تمام حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اعتقادی اور عملی لحاظ سے وہ بنیں جو حضرت مسیح موعود ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ ہماری زمین بھی نئی بن جائے اور ہمارا آسمان بھی نیا بن جائے اور ہم وہ انسان بن جائیں جو نئی زمین اور نئے آسمان بنانے میں حضرت مسیح موعود کے معاون و مددگار رہوں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں آنے والے بے شمار فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ جلسے کے پروگراموں کو آپ لوگ توجہ سے سنیں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ ہر تقریر ہر پروگرام بڑا اچھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119618 میں Sheku Makaya

ولد Kalilu Makaya قوم ...... پیشہ مبلغ،مشنری عمر22 سال بیعت 2008 ساکن Tikonko Bo ضلع و ملک Sierra Leone بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,13,000Leone ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sheku Makaya۔ گواہ شد نمبر1 Ahmad Foday S/O I.A Kelfala۔ گواہ شد نمبر2 Morisa Foday S/O S.Kelfala

مسل نمبر 119619 میں Santiqie Kamara

ولد Osman C Kamara قوم ...... پیشہ مبلغ،مشنری عمر25 سال بیعت ...... ساکن ضلع و ملک بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,13,000Leone ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Santiqie Kamara۔ گواہ شد نمبر1 Sidisen S/O Lhmin Ahmed۔ گواہ شد نمبر2 Foday S/O Morsi Foday

مسل نمبر 119620 میں Razak Shban Salum

ولد Salum Shaban قوم ...... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Arusha ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Tanzania Shilling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Razak Shaban Salum۔ گواہ شد نمبر1 Salum Shabani S/O Selemani۔ گواہ شد نمبر2 Muhsin Bakar S/O Bakari Mka Miamaji

مسل نمبر 119621 میں Ally Juma

ولد Juma قوم ...... پیشہ کسان عمر62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Arusha ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)House20x20MTR واقع Moshi (2)House 24x24MTR واقع Tanznia Alusha مالیتی 60 لاکھ Tanznian Shillin (3)Land 1 Acre (1/2 Shared) مالیتی 20 لاکھ Tanznian Shillin اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 40 ہزار Tanznian Shillin ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ally Juma۔ گواہ شد نمبر1 Mohamad A Roble S/O Abdi Roble۔ گواہ شد نمبر2 Issa Juma Waziri S/O Juma Waziri

مسل نمبر 119622 میں Mahmood Musa Juma

ولد Musa Juma قوم ...... پیشہ معلم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Arusha ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 21 ہزار 200 Tanznian Shillin ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mahmood Musa Juma۔ گواہ شد نمبر1 Adanan M Masawe S/O Mohamad M۔ گواہ شد نمبر2 Musa Shaban Shoo S/O Shaban Shoo

مسل نمبر 119623 میں Arslan Ahmad Dogar

ولد Riaz Ahmad Dogar قوم ...... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Iringa ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Taznian Shilling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Arslan Ahmad Dogar۔ گواہ شد نمبر1 Abid Mahmood Bhatti S/O Mahmood Ahmad Bhatti۔ گواہ شد نمبر2 Riaz Ahmad Dogar S/O Bashir Ahmad Dogar

مسل نمبر 119624 میں YusufuHemedi

ولد Yusufu Hemadi قوم ...... پیشہ کاروبار عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Arusha ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ Tanznian Shilling ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hemedi Yusufu۔ گواہ شد نمبر1 Salumu Shabani S/O Selemani۔ گواہ شد نمبر2 Muhusini Bakari S/O Bakari Saidi

مسل نمبر 119625 میں Mussa

ولد Siamini Saidi قوم ...... پیشہ معلم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Daressalam ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2,48,000Tanzanian Shilling ماہوار بصورت Allowan مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muss۔ گواہ شد نمبر1 Yusuf S/O Mwishehe۔ گواہ شد نمبر2 Khurram Shahzad S/O Shakoor Ahmad

مسل نمبر 119626 میں Mohsin Bakari

ولد Bakari Saidi قوم ...... پیشہ کاروبار عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Arusha ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ Plot Tanzanian Shilli........Plot Tanzanian Shillin 25,00,000 (1/2 Shared) اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ Tanzanian Shelling ماہوار بصورت Sonara مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhsin Bakari۔ گواہ شد نمبر1 Salum Shaban S/O Suleman S۔ گواہ شد نمبر2 Rajab Bakari S/O Bakari Saidi

مسل نمبر 119627 میں Rashidi Abd Ur Rahman

ولد Abdur Rahman Ny Amihas قوم ...... پیشہ مبلغ،مشنری عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dares Salam ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2,24,000 ماہوار بصورت Allowan مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ rashidi Abd Ur Rajman۔ گواہ شد نمبر1 Mwl Najat S/O Fakim۔ گواہ شد نمبر2 Mwl Muhyidin S/O Mfaume

مسل نمبر 119628 میں عثمان شاہ

ولد عمران شاہ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mandalay ضلع و ملک Myanmar بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13 جنوری 2005ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6,000Kyet ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان شاہ۔ گواہ شد نمبر1 عبدالستار ولد محمد اسحاق۔ گواہ شد نمبر2 عمران شاہ ولد ابراہیم شاہ

مسل نمبر 119629 میں ثنالون

بنت رشید عمران لون قوم ...... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ضلع و ملک Sweden بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2,100Swedish Krona ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثنالون۔ گواہ شد نمبر1 رشید عمران لون ولد عبدالمجید لون۔ گواہ شد نمبر2 عبدالحمید ولد فیض اللہ

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ :2 مقام خلافت

رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آچکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔

ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ سے ان فضلوں کو سمیٹنا چاہئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔ اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔

(الفضل 5 جولائی 2005ء)

☆..................☆..................☆

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

”ہمیشہ کام کر کے کھانے کی عادت ڈالنی چاہیے“

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 90)

بی ایس میں داخلہ

نصرت جہاں کالج (BS(4 Years کے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ جات کا آغاز ہو رہا ہے۔

(1) فزکس (2) میتھ

(3) جیوگرافی (4) انگلش

نوٹ: 1۔ داخلہ فارم نصرت جہاں کالج اور ویب سائٹ www.njc.edu.pk سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

2۔ داخلہ کیلئے انٹرمیڈیٹ میں کم از کم 45% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

3۔ انٹرمیڈیٹ پارٹ 2 کے رزلٹ کے منتظر طلبہ و طالبات فرسٹ ائیر کے رزلٹ کی بنیاد پر اپلائی کر سکتے ہیں۔

4۔ داخلہ فارم مورخہ 21 جولائی سے دستیاب ہیں۔

5۔ دیگر ہدایات اور مزید معلومات کیلئے نصرت جہاں کالج دارالرحمت وسطی کے ایڈمشن آفس سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

ولادت

مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم سید احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم طیب احمد ندیم صاحب اور بہو مکرمہ انیلہ طیب صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے 25 دسمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی تحریک میں منظور فرما لیا ہے۔ اس کا نام آریان طیب تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود ددھیال اور ننھیال کی طرف سے حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب آف پنڈی لالہ ضلع منڈی بہاؤالدین رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر والا، نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 22 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:14

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22 جولائی 2015ء

6:15 am	گلشن وقف نو
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے
2:00 pm	اردو سوال و جواب 24 مئی 1997ء
4:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کرلیں 0321-4441713

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com